مولای صل وسلم دائما ابدا ❊ درسِ حدیث ❊ علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرتِ اقدس رحمۃ اللہ علیہ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

آپ خاتم النبیین ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم اپنا خواب بیان فرماتے ہیں کہ میں سو رہا تھا تو میرے سامنے رُوئے زمین کے خزانے لائے گئے (اُن کے ساتھ ایک چیز اور بھی تھی وہ یہ کہ) میرے ہاتھ میں دو سونے کے کنگن رکھ دیے گئے، آپ فرماتے ہیں یہ (کنگنوں کا رکھنا) مجھے ناگوار گزرا تو مجھ پر وحی ہوئی کہ اِن پر پھونک ماریں میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں غائب ہوگئے، اِس کے بعد آپ نے اِس خواب کی تعبیر بتلائی کہ یہ دونوں کنگن وہ دو جھوٹے ہیں جن کے درمیان میں ہوں ایک تو وہ صنعاء والا (اَسود عنسی) اور دُوسرا یمامہ والا (مسیلمہ کذاب)۔ [۱]

اِن دونوں جھوٹوں نے نبوت کا دعوی کیا تھا، یہ نبوت کو ایک طرح کا کاروبار خیال کرتے تھے اُن کا خیال یہ تھا کہ اِس طرح سے ہمیں کافی رقم حاصل ہوجائے گی، بہت سے لوگ مرید اور متبع ہوجائیں گے قدر و منزلت بڑھ جائے گی مگر یہ دونوں جھوٹے نبی موت کے گھاٹ اُتار دیے گئے، اَسود عنسی کو فیروز الدیلمی رضی اللہ عنہ نے اور مسیلمہ کذاب کو حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔

---

[۱] مشکوۃ شریف کتاب الرؤیا رقم الحدیث ۴۶۱۹

حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے زمانۂ کفر میں بہت بڑا جرم کیا تھا اور وہ یہ کہ جنگِ اُحد میں آقائے نامدار ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نیزہ مار کر شہید کیا تھا اور لاش کی بے حرمتی بھی کی تھی، حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کو اپنے اِس جرم پر سخت ندامت تھی وہ دل میں یہ تمنا رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اب مسلمان ہونے کے بعد مجھ سے کوئی بڑا کام لے لے تاکہ میرا دل ٹھنڈا ہو جائے، حق تعالیٰ نے اُن کی یہ تمنا پوری کر دی اور اُن کے ہاتھوں مسیلمہ مارا گیا اُنہیں چھوٹا نیزہ نشانے پر پھینکنے میں بہت مہارت تھی مسیلمہ کو بھی نیزہ ہی سے کیفرِ کردار تک پہنچایا۔

مسیلمہ و اَسود سے حضرت آقائے نامدار ﷺ نے کبھی بھی یہ دریافت نہیں کیا کہ تمہاری نبوت کی کیا دلیل ہے ؟ تم پر کیسی وحی اُترتی ہے ؟ ؟ تمہارے پاس کیا معجزات ہیں ؟ ؟ ؟ کیونکہ آقائے نامدار ﷺ اُنہیں اِس قابل ہی نہیں سمجھتے تھے کہ اُن سے اِس طرح کی بات کی جائے کیونکہ اُن کی غلط بیانی میں کوئی شبہ نہ تھا۔

سیاسی مطالبہ مسترد :

مسیلمہ نے ایک دفعہ خاتم الانبیاء ﷺ کی خدمت میں ایک خط بھیجا جس میں لکھا تھا کہ

''یہ مسیلمہ کی طرف سے ہے جو اللہ کا رسول ہے محمد کے نام جو اللہ کے رسول ہیں

آگے لکھا کہ ''زمین آدھی میری آدھی آپ کی۔''

آپ نے اِس کا جواب لکھوایا کہ

''یہ خط محمد کی طرف سے ہے مسیلمہ کذاب کے نام ! اَمابعد ! یہ زمین اللہ کی ہے جسے چاہے وہ اِس کا وارث بنائے۔''[۱]

اِس والا نامہ میں آپ نے یہ بھی بتلا دیا کہ حاکم اپنے آپ کو یہ سمجھے کہ میں زمین کا مالک نہیں بلکہ متولی اور منتظم ہوں، یہ زمین میرے پاس خدا کی دی ہوئی امانت ہے، آپ خیال کریں کہ اسلام کا بتلایا ہوا نظریہ کس قدر بڑا ہے۔

---

[۱] جامع المسانید للخوارزمیؒ ج ۱ ص ۱۷۲

ایک مرتبہ آقائے نامدار ﷺ سے گفتگو ہو رہی تھی اُس وقت آپ کے دستِ مبارک میں ایک چھڑی تھی، فرمایا کہ اگر وہ اِس چھڑی میں سے بھی آدھا مانگے گا تو میں نہیں دُوں گا[۱] رہی زمین تو یہ اللہ کی ہے، انبیاء زمین لوگوں کو دینے کے لیے نہیں آئے یہ خدا ہی کی میراث ہے۔

حاصل یہ کہ یہ سراسر جھوٹے تھے اِن لوگوں کا مطمحِ نظر صرف دُنیا تھی، نبوت آقائے نامدار ﷺ پر ختم ہوئی آپ کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا جھوٹا ہے۔

آقائے نامدار ﷺ کے وصال کے بعد پانچ اور آدمیوں نے بھی نبوت کا دعوی کیا، آقائے نامدار ﷺ کی طرح صحابہ کرامؓ نے بھی اُن سے کوئی دلیل نہیں مانگی کیونکہ صحابہ کرام کو اُن کے دجل و کذب اور سرورِ عالم ﷺ کی ختمِ نبوت میں ذرّہ برابر تردّد نہ تھا۔

دراصل ختمِ نبوت کا مسئلہ اِس قدر واضح اور مُبرھن[۲] ہے کہ اُمت میں آج تک کسی بھی آدمی کو شبہ نہیں پڑا، اِس مسئلہ پر شیعہ سنی وغیرہ سب ہی متحد چلے آرہے ہیں، قرآنِ کریم کی آیات اور سینکڑوں احادیث اِس پر شاہد ہیں اور پوری اُمت کا اِجماع ہے۔

عقلاً بھی نئے نبی کی ضرورت نہیں :

عقلاً بھی کسی نئے نبی کے آنے کی ضرورت نہیں کیونکہ آقائے نامدار ﷺ نے ہر معاملہ میں دُنیا کی رہبری کر دی ہے، ہر چیز کے اُصول وضوابط بتلا دیے اور وہ اُصول وضوابط ہیں بھی ایسے کہ اُن کی روشنی میں ہر پیش آنے والے مسئلہ کو ہمیشہ حل کیا جا سکتا ہے اور آپ کے بتلائے ہوئے اُصول تا قیامت محفوظ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آخر دم تک آخری نبی کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے، آمین۔

(بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۱۹؍جولائی ۱۹۶۸ء)

---

[۱] بخاری شریف کتاب المناقب رقم الحدیث ۳۶۲۰ [۲] مدلل